روزنامہ

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 29 مارچ 2013ء 16 جمادی الاول 1434 ہجری 29 امان 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 72

قرآن کا حسن

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

ہر ایک چیز کا ایک زیور ہوتا ہے اور قرآن کریم کا زیور خوبصورت لحن (خوش آوازی) ہے۔

(معجم الاوسط باب من اسمه محمد جزء 7 صفحه 341 حدیث نمبر :7531)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے خلافت اولیٰ کے دوران 1912ء کے ماہ رمضان میں اہل قادیان کے قرآن کریم سے عشق ومحبت کا نقشہ عجیب انداز سے کھینچا ہے فرماتے ہیں۔

قادیان کا رمضان قرآن شریف کے پڑھنے اور سننے کے لحاظ سے ایک خصوصیت رکھتا ہے۔ تہجد کے وقت بیت مبارک کی چھت پر اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوتا ہے۔ صوفی تصور حسین صاحب خوش الحانی سے قرآن شریف تراویح میں سناتے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب بھی قرآن شریف سننے کے لئے اسی جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ تراویح ختم ہوئیں تو تھوڑی دیر میں الصلوٰۃ خیرمن النوم کی آواز بلند ہوتی ہے۔ زاہد وعابد تو تہجد کی نماز کے بعد نداء فجر کی انتظار میں جاگ ہی رہے ہوتے ہیں۔ دوسرے بھی بیدار ہو کر حضرت صاحبزادہ صاحب کے لحن میں کسی محبوب کی آواز کی خوشبو سے اپنے دماغوں کو معطر کرتے ہوئے فریضہ صلوٰۃ فجر کو ادا کرتے ہیں۔ جس کے بعد بیت کی چھت قرآن الفجر کے محبین سے گونجنے لگتی ہے۔ مگر چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح جلد اپنے مکان کے صحن میں درس دینے والے ہوتے ہیں اس واسطے ہر طرف سے متعلمان درس بڑے اور چھوٹے بچے اور بوڑھے، پیارا قرآن بغلوں میں دبائے حضرت کے مکان کی طرف دوڑتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ تھوڑی دیر میں صحن مکان بھر جاتا ہے۔ حضرت کے انتظار میں کوئی اپنی روزانہ منزل پڑھ رہا ہے۔ کوئی کل کے پڑھے ہوئے کو دہرا رہا ہے۔ کیا مبارک فجر ہے مومنوں کی۔ تھوڑی دیر میں حضرت کی آمد اور قرآن خوانی سے ساری مجلس بقعہ نور نظر آنے لگتی ہے۔ نصف پارہ کے قریب پڑھا جاتا ہے۔ اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ تفسیر کی جاتی ہے سائلین کے سوالات کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ تقویٰ وعمل کی تاکید بار بار کی جاتی ہے۔ لطیف مثالوں سے مطالب کو عام فہم اور آسان کر دیا ہے۔ اس کے بعد اندرون مکان میں عورتوں کو درس قرآن دیا جاتا ہے۔ پھر ظہر کے بعد سب لوگ بیت اقصیٰ میں جمع ہوتے ہیں وہاں حضرت خلیفۃ المسیح بھی تشریف لے جاتے ہیں اور صبح کی طرح وہاں پھر درس ہوتا ہے۔ بعد عشاء بیت اقصیٰ میں حافظ جمال الدین صاحب تراویح میں قرآن شریف سناتے ہیں اور حضرت کے مکان پر حافظ ابوالليث محمد اسمٰعیل صاحب سناتے ہیں۔ غرض اس طرح قرآن شریف کے پڑھنے پڑھانے اور سننے کا ایسا شغل ان ایام میں دن رات رہتا ہے کہ گویا اس مہینہ میں قرآن شریف کا ایک خاص نزول ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اپنے دردمند دل کی دعاؤں کے ساتھ قرآن شریف سناتے ہیں۔ درس کے بعد سامعین کے واسطے دعائیں کرتے ہیں۔“

(تاریخ احمدیت جلد 3 ص 603)

پریس ریلیز

جماعت احمدیہ شمس آباد کے صدر کے گھر پر انتہا پسند عناصر کا حملہ

عقیدہ کے اختلاف کی بنا پر شدید تشدد کا نشانہ

گھریلو سامان بھی تباہ وبرباد کر دیا گیا

(ترجمان جماعت احمدیہ)

مورخہ 26 مارچ 2013ء کی رات شمس آباد ضلع قصور میں جماعت احمدیہ کے مقامی صدر ملک مقصود احمد پر 15 سے 20 انتہا پسندوں نے عقیدہ کے اختلاف کی بنا پر حملہ کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ چند ماہ سے جماعت احمدیہ کے افراد کے خلاف منظّم انداز میں نفرت کی مہم چلائی جا رہی ہے۔ اسی سلسلہ میں انتہا پسند عناصر نے ملک مقصود احمد کے گھر پر چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کرتے ہوئے، حملہ کر کے انہیں شدید تشدد کا نشانہ بنایا۔ جس کے نتیجہ میں وہ بے ہوش ہو گئے۔ مخالفین نے ان کے اہل خانہ کو بھی مارا پیٹا اور بعد ازاں گھریلو سامان کو توڑ پھوڑ دیا۔ ملک مقصود احمد صاحب کو چونیاں کے مقامی ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہے۔

جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے جماعت

باقی صفحہ 8 پر

یوم تحریک جدید

امراء و صدر صاحبان جماعت احمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ سال رواں کا پہلا یوم تحریک جدید 5 اپریل 2013ء بروز جمعۃ المبارک منانے کا اہتمام فرمائیں جس میں مطالبات تحریک جدید پر خصوصی توجہ دلائی جائے اور اس کی رپورٹ سے وکالت دیوان کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

سالانہ تعلیمی و تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ بیلجیئم

مکرم فاروق محمد اسماعیل خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بیلجیئم

محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ بیلجیئم کو اپنی 21ویں سالانہ نیشنل تعلیمی و تربیتی کلاس مورخہ 15، 16، 17 فروری 2013ء کو بیت السلام برسلز میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

پہلا دن

پروگرام کے مطابق کمپیوٹرائزڈ رجسٹریشن کا آغاز صبح گیارہ بجے ہوا جس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ محمد اسماعیل خان نے مکرم رانا نسیم احمد صاحب ناظم اعلیٰ کے ساتھ شعبہ جات کا جائزہ لیا اور ضروری ہدایات دیں۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز مکرم ومحترم امیر صاحب کی زیر صدارت افتتاحی اجلاس سے کیا گیا جس میں تلاوت، عہد مجلس خدام الاحمدیہ اور نظم کے بعد ناظم اعلیٰ صاحب نے تمام حاضرین کو خوش آمدید کہا اور چند ضروری امور سے آگاہ کیا۔ آخر میں مکرم امیر صاحب نے خدام اور اطفال کو کلاس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی تلقین کی اور دعا کروائی۔ دعا کے بعد خدام اور اطفال کی کلاسیں شروع ہوئیں جس میں قرآن کریم ناظرہ، حفظ قرآن اور نماز باترجمہ شامل ہیں۔ اس کے بعد کھانے اور نماز مغرب عشاء کا وقفہ ہوا۔ نماز کے بعد مکرم انور حسین صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ بیلجیئم نے دعوت الی اللہ اور ہماری ذمہ داریوں کے موضوع پر خدام اور اطفال کو نہایت آسان الفاظ میں نصائح کیں جس کے بعد حاضرین نے دلچسپی لیتے ہوئے دعوت الی اللہ کے بارے میں مختلف سوالات کئے۔ لیکچر کے بعد دوستوں کی رہائش کا انتظام مشن ہاؤس برسلز میں کیا گیا اور اس طرح پہلا دن الحمد للہ بخیر و عافیت اپنے اختتام کو پہنچا۔

دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز جماعتی روایات کے مطابق تہجد سے کیا گیا جس کے بعد محترم مربی صاحب نے نماز فجر پڑھائی اور درس قرآن دیا۔ درس کے بعد تمام خدام اور اطفال نے قرآن کریم کی تلاوت کی جس کے بعد ناشتہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد کلاسز کا آغاز ہوا جس میں نداء، قصیدہ اور حفظ قرآن کی کلاسیں ہوئیں۔ اس کے بعد کھانے اور نماز ظہر اور عصر کا وقفہ ہوا۔ آج کے دن کے دوسرے سیشن کا آغاز حضرت مسیح موعود کی تصنیف لطیف ضرورۃ الامام کے لیکچر سے ہوا۔ لیکچر کے بعد دعاؤں، الہامات اور احادیث کی کلاسز ہوئیں۔ ان کلاسز کے بعد خدام کو کھیل کا وقفہ دیا گیا۔ اس کے بعد کھانا پیش کیا گیا اور نماز مغرب اور عشاء ادا کی گئیں۔ نئے آنے والے خدام کو اسائلم کے مسائل کے متعلق معلومات فراہم کرنے کے لئے محترم محمود احمد ناصر صاحب سیکرٹری امور عامہ بیلجیئم اور محترم ٹام احمد صاحب سیکرٹری امور خارجہ بیلجیئم نے ایک سیشن کیا جس میں بیلجیئم میں اسائلم کے نظام پر روشنی ڈالی اور تمام سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے۔

تیسرا دن

تیسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جس کے بعد مکرم مربی صاحب نے نماز فجر پڑھائی اور درس قرآن کریم دیا۔ درس کے بعد تمام خدام اور اطفال نے قرآن کریم کی تلاوت کی جس کے بعد ناشتہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد کلاسز کا آغاز ہوا آج کی کلاسوں میں حفظ قرآن، نظم اور نماز باترجمہ کی کلاسز اور امتحانی شامل ہیں۔ کھانے اور نماز ظہر وعصر سے قبل محترم میاں اعجاز احمد صاحب سیکرٹری تربیت جماعت احمدیہ بیلجیئم نے اقامت الصلوٰۃ اور صحبت صالحین کے موضوع پر لیکچر دیا اور خدام اور اطفال کو نماز قائم کرنے کی تلقین کی۔ طعام اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد محترم امیر صاحب کی زیر صدارت اختتامی سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عہد اور نظم کے بعد ناظم اعلیٰ صاحب نے کلاس کی رپورٹ پیش کی اس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے خطاب کیا۔ محترم امیر صاحب نے امتحانی پرچہ میں کامیابی حاصل کرنے والے خدام اور اطفال میں اسناد تقسیم کیں اور اختتامی دعا کروائی۔

کلاس کی ٹوٹل حاضری 350 رہی۔ اس طرح یہ کلاس اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور حضور پُرنور کی دعاؤں سے کامیاب ہوئی۔

''پاؤں کے چھالے'' اور ''محبت کی صدا''

مجموعہ ہائے کلام بشارت احمد بشارت

مکرم عبدالکریم قدسی صاحب

پاؤں کے چھالے اور محبت کی صدا جناب بشارت احمد بشارت کے اردو مجموعہ ہائے کلام ہیں۔ اوّل الذکر 2007ء میں ثانی الذکر کتاب 2011ء میں اشاعت پذیر ہوئی۔ دونوں کتابیں ظاہری حسن وخوبی سے مالا مال ہیں۔ پاؤں کے چھالے اگر مکمل طور پر آرٹ پیپر پر ہے تو محبت کی صدا کے رنگین صفحات اس کی خوبصورتی کو نکھار رہے ہیں۔ دونوں کے ٹائٹل اور مظبوط جلدیں بھی خوب تر کی تلاش کے زمرے میں آتی ہیں۔ پاؤں کے چھالے میں 61 غزلیں اور 19 نظمیں ہیں۔

اے جی جوش کتاب کے فلیپ میں لکھتے ہیں کہ ''پاؤں کے چھالے دراصل اسی سفر کی علامت ہیں جو وطن کی خاطر اور وطن کے مسائل کی خاطر خاک چھاننے کے نتیجے میں انہیں نصیب ہوئے۔''

اسی طرح جناب مدثر اقبال بٹ لکھتے ہیں ''ان کی شاعری میں ہمیں خیالات کی جو وسعت، تنوع اور رنگارنگی دکھائی دیتی ہے وہ اسی سفر کی کرامات ہیں۔ انہیں کا حوصلہ ہے کہ وہ اپنے پاؤں کے چھالے موضوع سخن بھی بناتے ہیں جس کے نتیجے میں ہمیں بہت خوبصورت اشعار پڑھنے نصیب ہوتے ہیں''۔

بشارت احمد بشارت کی شاعری میں قومی، ملّی، سماجی اور معاشرتی موضوعات پر اثر انگیز اسلوب اپنایا گیا ہے۔ ان کی شاعری میں عصری آگہی کا اثر بھی نمایاں نظر آتا ہے۔ وطن سے دور وطن کی مٹی کا سندور لگائے رکھنے کی توفیق ہر کسی کو نہیں ملتی۔

''محبت کی صدا'' میں حمد ونعت کے علاوہ 60 غزلیں اور 20 نظمیں شامل ہیں۔ محبت کی صدا پر اظہر جاوید لکھتے ہیں کہ ''کمال یہ ہے کہ شاعر رنگ روپ اور حسن وشباب کی دنیا میں مقیم ہوتے ہوئے بھی وطن میں چھوڑی اپنی محبت کی عبادت کئے جارہے ہیں۔ ان کی شاعری کیا زندگی بھی اسی محبت سے عبارت ہے''۔ اسی طرح ڈاکٹر کنول فیروز کی رائے بھی معتبر ہے کہ ''دیارِ غیر میں رہتے ہوئے انہیں تجربات ومشاہدات کی شکل میں جو وسعتِ نظر اور تازگی اور بالیدگی نظر آئی ہے اس نے ان کے فکر ونظر کے افق کو بیکرانی عطا کردی ہے''۔

شاعر امن و آشتی کی بنسری پر پیار محبت اور برداشت کے گیت گاتا چلا جارہا ہے اسے دکھ ہے کہ دو بیٹوں میں نفرت وحسد کی بھڑکی ہوئی آگ بجھنے کا نام ہی نہیں لیتی۔

ایک ہی مٹی کے دو بیٹے پاک و ہند ہمارے
دونوں ہم کو جان سے پیارے اور آنکھوں کے تارے ہیں

پیار محبت سے رہنے کا یارو تم اقرار کرو
پاک و ہند کے رہنے والو! مت ننگی تلوار کرو

نفرتوں کے بڑھتے جارہے اس الاؤ پر شاعر اپنی چونچ میں محبت کے قطرات پھینکتا چلا جارہا ہے۔ شاعر اس میں سپھل ہوتا ہے یا نہیں مگر تاریخ اسے آگ بجھانے والوں میں ضرور شمار کرے گی۔

اب ان گلہائے رنگارنگ سے کچھ مہکتے پھول:۔

آشنا ہوتے اگر ہم نہ غم دوراں سے
درد ہوتا نہ کبھی درد کے سائے ہوتے

روح میں میری تو رہتا ہے امانت بن کر
جاگتا رہتا ہوں میں تیری نگہبانی میں

گر رہنا ہے مل کے دنیا میں بشارتؔ
ملّا کو کہیں بھی مختار نہ کرنا

ابھی تلاش ہے انسانوں کو ایسی ہستی کی
زمیں پہ آ کے جسے موت کو ڈرانا ہے

پہلے میں انساں ہوں مجھ کو پیار کی جانب جانا ہے
ہندو، بدھ، مسیحی، مسلم سب کو ساتھ ملانا ہے

جو جینا چاہتے ہو تم کچھ اور دنیا میں
کسی بھی دیس کو بارود مت چلانے دو

میں اس کا تھا وہ میرا ہوگیا ہے
کسی ذرے میں سورج کھوگیا ہے

چہرے پہ اپنے لے کے بشارتؔ حسین ادا
وہ چاند جل ترنگ سا دل میں بجا گیا

کبھی غلط حوالہ نہیں دیا

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

دشمن جانتا ہے کہ وہ سچ سے میرے مقابلہ پر کامیاب نہیں ہوسکتا۔ آخر میں بھی مصنف ہوں اور حضرت مسیح موعود کے زمانہ سے تصنیف کا کام کرتا آرہا ہوں۔ میں نے 1907ء میں مضمون لکھنے شروع کئے اور ایک دو مضمون حضرت مسیح موعود نے بھی مجھ سے لکھوا کر اپنی طرف سے شائع کرائے۔ گویا آج اکتیس سال ہوئے کہ میں تصنیف کا کام کررہا ہوں۔ اس عرصہ میں میں نے سینکڑوں تقریریں کی ہیں اور درجنوں اشتہار اور رسالے بھی شائع کئے ہیں۔ کوئی ثابت تو کرے کہ میں نے بھی کبھی کوئی غلط حوالہ دیا ہے۔ میرے کسی حوالہ کو بڑے سے بڑے دشمن کے سامنے بھی رکھ دو پھر دیکھو کیا وہ یہ فیصلہ کرتا ہے کہ میں نے کبھی کوئی حوالہ ارادتاً غلط پیش کیا ہے۔

(خطبات محمود جلد 19 ص 162)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

محمد طاہر ندیم صاحب۔عربی ڈیسک یوکے

مصالح العرب۔عرب اور احمدیت

(قسط نمبر 49)

خلافت کی تمنا

جماعت احمدیہ کی خلافت جوبلی کے حوالے سے بعض عرب مخالفین کے حاسدانہ اور معاندانہ رویّوں کی ایک جھلک پیش کرنے کے بعد اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان عرب مخالفین کا خلافت کے بارہ میں نقطۂ نظر بھی یہاں بیان کر دیا جائے۔

خلافت کے قیام کا وعدہ تو قرآن کریم میں بھی موجود ہے۔ (سورۃ النور آیت:56) اور خلافت علیٰ منہاج نبوت کی پیشگوئی کا ذکر حدیث شریف میں ہے۔ پھر یہ لوگ خلافت کی اہمیت اور افادیت سے تو منکر نہیں ہو سکتے۔ لیکن یہ لوگ کس قسم کی خلافت کے قائل ہیں؟ اس لئے ذیل میں خلافت کے بارہ میں ان لوگوں کا نقطہ نظر پیش کر کے اس کا تجزیہ قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے پیش ہے۔

خلافت کی اہمیت اور افادیت کا اعتراف

☆......القاہرہ یونیورسٹی میں اسلامی تاریخ کے سابق لیکچرار ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب اپنی کتاب (الاسلام والخلافۃ فی العصر الحاضر) میں لکھتے ہیں:

’’خلافت کا قیام فرض کفایہ ہے......پھر دین کے اس سب سے بڑے فرض کی ادائیگی سے غفلت اور پہلوتہی کی حد تک کوتاہی اختیار کرنے کا کیا جواز ہو سکتا ہے......اُمّت مسلمہ کی کمزوری، ناکامی، انحطاط اور باہمی روابط کے ختم ہونے کے اسباب میں سب سے بڑا سبب اس فرض سے غفلت ہے......صرف اور صرف خلافت سے ہی امت مسلمہ کو یکجا کیا جا سکتا ہے۔ اسی سے ہی ناامیدی کے مارے ہوئے نفوس کے لئے امید کی کوئی کرن پیدا ہو سکتی ہے اور اسی کے ذریعہ ہی عزت اور وقار کی منزل کی طرف بڑھا جا سکتا ہے۔ کیونکہ عالم اسلامی میں ایسی کوئی طاقت یا حکومت یا لیڈر شپ نہیں ہے جس سے مذکورہ بالا اہداف کی تکمیل ہو سکے، خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ ہم آپس کے لڑائی جھگڑے، باہمی پھوٹ، انحطاط اور ذلت کا شکار ہیں۔‘‘

(الاسلام والخلافۃ فی العصر الحاضر ص296 القاہرہ 1973ء)

☆......ایک اور مسلمان مفکر سعید حوا صاحب اپنی کتاب (الإسلام، دراسات منہجیۃ) کے صفحہ 377 پر لکھتے ہیں:۔

’’بہت سے شرعی واجبات کی ادائیگی کا تعلق خلیفہ اور امام سے ہے اور ان کی انجام دہی خلیفہ کے علاوہ ممکن نہیں......تجربہ گواہ ہے کہ خلیفہ کی عدم تقرری دین کے کاموں کو معطل کرنے اور دین کے خلاف بغاوت کے مترادف اور مسلمانوں کے تفرقہ کا موجب ہے جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے۔‘‘

☆...... "حزب التحریر" کی ویب سائٹ پر آج سے پانچ سال قبل خلافت کے موضوع پر ایک طویل مضمون موجود تھا جس میں سے ایک پیرے کا خلاصہ یہ ہے:

’’امت مسلمہ کی زندگی اور موت کا مسئلہ دین اسلامی کا مکمل طور پر قیام اور اس کے پیغام کو تمام دنیا تک پہنچانا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس کا نام اسلامی خلافت کا قیام اور شریعت کا نفاذ اور تمام لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔ اسی سے ہی امت مسلمہ اپنے اس وصف کی مصداق ہو سکتی ہے جس کا ذکر اس آیت میں ہے: كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (آل عمران:111)۔ خلافت کا قائم کرنا مسلمانوں پر فرض ہے بلکہ یہ تمام فرائض سے بڑا فرض ہے......خلافت کے قیام کے لئے صرف انفرادی کوشش ہی کافی نہیں ہے بلکہ اس کے لئے لوگوں کے ایک بڑے پر عزم گروہ کے کھڑے ہونے کی ضرورت ہے جو ایسا کرنے پر قادر ہو۔‘‘

(http://www.hizb-ut-tahrir.org/arabic/welayat/htm/01ramdan.htm)

قیام خلافت کی امیدیں

☆......ایک عربی ماہنامہ (الوَعی) نے اپنے شمارہ نمبر 197، بابت ماہ اگست 2003ء میں (الخلافۃ أُمنیۃ) کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا جس میں قرآنی آیات اور احادیث سے ثابت کیا گیا ہے کہ خلافت کا قیام لازمی امر ہے۔ اس کے بعد لکھتے ہیں:

’’خلافت علیٰ منہاج النبوۃ صرف ایک تمنا ہی نہیں بلکہ یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کیا کرتا......رسول اللہ ﷺ نے بھی آخری زمانے میں خلافت کے قیام کی خوشخبری دی ہوئی ہے......پھر کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ خلافت محض ایک تمنا ہے۔ خدا کی قسم اللہ کی بات سچی ہے اور اس کا وعدہ سچا ہے اور خلافت کا قیام ہونے ہی والا ہے انشاء اللہ۔

(http://www.al-waie.org/home/issue/197/htm/197w09.htm)

نبوت کے بغیر خلافت علیٰ منہاج نبوت!!

☆......خلافت نامی ایک ویب سائٹ پر ایک لمبا مضمون موجود ہے جس میں ایک جگہ لکھا ہے کہ:

’’خلیفہ کا بنانا تمام دنیا کے مسلمانوں پر دوسرے فرائض کی طرح ایک عظیم فرض ہے۔ اور یہ ایسا فرض ہے جس سے غفلت بہت بڑا گناہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ شدید ترین عذاب دے گا۔‘‘

(http://khilafah.net/main/index.php/default/khilafah/)

اس ویب سائٹ کے مین پیج پر بھی جلی حروف سے حدیث نبوی کے یہ الفاظ لکھے ہیں: ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ۔ لیکن تعجب ہے کہ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ منہاج نبوت پر قائم ہونے والی خلافت کے لئے پہلے نبوت ضروری ہے اور اس کو منہاج نبوت پر قائم ہونے والی خلافت سے ایک نسبت ہے جسے خود خدا نے قائم فرمایا تھا۔ چنانچہ ایسی خلافت لوگ خود قائم نہیں کر سکتے بلکہ خدا کی طرف سے انعام ہوتی ہے۔

خود خلیفہ بنانے کے نظریہ کے منطقی نتائج

1۔ اگر لوگوں میں خلافت کو خود قائم کرنے کی باتیں ہوں گی تو یہ سوالات بھی پیدا ہوں گے کہ کون خلیفہ بننے کے لائق ہے۔ چنانچہ کئی ویب سائٹس پر یہ سوال بھی پوچھا گیا ہے جس کے کئی جواب دیئے گئے ان میں سے دو تین نمونے کے طور پر یہاں پیش ہیں۔

☆......ایک ممبر نے لکھا کہ اگر آپ کسی ایک شخص کو مسلمانوں کے خلیفہ بننے کا اہل قرار دیں گے تو دیگر مسلمان اس بات پر بھی آپ کے دشمن ہو جائیں گے کیوں کہ وہ ان کی نظر میں اس منصب کا اہل نہیں ہوگا۔ بلکہ ہمارا حال یہ ہے کہ ہم کسی بات پر اتفاق نہیں کر سکتے۔ ہم صرف ایک ہی بات پر متفق ہیں اور وہ یہ کہ ہم کبھی کسی بات پر اتفاق نہیں کریں گے۔

☆......ایک اور ممبر نے لکھا کہ مجھے افسوس ہے کہ آج کے زمانے میں کوئی شخص بھی اس لقب کا اہل نہیں ہے۔

☆......ایک شخص نے لکھا کہ سابقہ خلفاء میں سے ہر ایک خلیفہ مختلف صفات کی بنا پر معروف ومشہور ہوا لیکن افسوس کہ آج ان کی صفات کا حامل کوئی بھی نہیں ہے۔

http://www.ibnsina4s.com/vb/showthread.php?4070

2۔ جب خود خلیفۃ المسلمین بنانے کے نظریے پیش کئے جانے لگے تو اس کا اگلا منطقی قدم یہ تھا کہ خلیفہ کی اہلیت کے قوانین وضع کئے جائیں جس کے لئے ہر فرقہ نے اپنے عقائد کے مطابق خلیفہ کے اوصاف وقواعد کا ذکر کیا۔ ان قوانین کے مطابق کوئی شخص اس معین فرقہ کا خلیفہ تو ہو سکتا ہے باقی فرقوں کے نزدیک قابل قبول نہ ہوگا۔

3۔ جب خلیفہ کی اہلیت کے قانون بنانے تک نوبت پہنچ گئی تو یہ خیال بھی گزرا کہ اگر خلیفہ کبھی ان قوانینِ اہلیت کی پاسداری سے عاری ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے؟ چنانچہ خود خلیفہ بنانے والوں کو اس سوچ کے آتے ہی یہ بھی قانون بنانا پڑا کہ مذکورہ حالت میں خلیفہ کو معزول بھی کیا جا سکتا ہے۔ اور پھر اس کے بھی قواعد وضع کئے گئے اور معزول کرنے کے طریق پر بحث کی گئی۔

تاریخ سے سبق سیکھیں

چنانچہ مسیح موعود اور امام مہدی کی آمد کے ذریعہ جس خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے قیام کی پیشگوئی تھی اس کا پورا ہونا کسی انسانی ہاتھ کا مرہون منت نہ تھا بلکہ یہ کام صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا ہے کہ کسے یہ تاج پہناتا ہے اور کس کو اس عظیم کام کے لئے چنتا ہے۔ پھر جو کام خدا کا ہے اور اس نے اپنے ہاتھ میں لیا ہوا ہے اس کو دنیا والے کس طرح اپنی کمزور تدبیروں سے سرانجام دے سکتے ہیں۔ بلکہ ایسے امور میں دخل اندازی باعث غضب الٰہی ہوا کرتی ہے۔ اور ایسی تدبیروں کا نصیب ناکامی اور صرف ناکامی کے علاوہ کچھ نہیں ہوا کرتا۔

کئی دہائیاں پہلے مصر میں خلافت کے قیام کے لئے اٹھنے والی تحریک کا بھی یہی حال ہوا۔ پھر جب الشریف حسین کو الحجاز میں خلافت کا منصب دینے کی کوشش کی گئی کیونکہ ان کا نسب بنی ہاشم سے ملتا تھا تو اس کا انجام بھی یہ ہوا کہ الشریف حسین کو ہی ملک بدر کر دیا گیا۔ پھر مصر کے شاہ فاروق کو خلیفۃ المسلمین بنانے کی کوششیں کی گئیں لیکن آخرکار یہ کوشش بھی دین کے ساتھ کسی مذاق سے کم ثابت نہ ہوئی۔ پھر 1974ء میں پاکستان میں ہونے والی اسلامی سربراہی کانفرنس میں شاہ فیصل کو خلیفہ بنانے کیلئے سرتوڑ کوششیں کی گئیں لیکن ان کوششوں کا انجام بھی کسی پر پوشیدہ نہیں ہے۔

ایسی تدابیر کا یہ انجام ماضی میں بھی سامنے آیا اور مستقبل میں بھی آتا رہے گا اور کوئی ایسی کوشش اور کوئی ایسی تدبیر اور کوئی ایسا اقدام کامیابی سے

ہمکنار نہیں ہوگا۔ کیونکہ ان لوگوں نے خدا کے بھیجے ہوئے کا انکار کردیا جو بالکل درست وقت پر آیا جبکہ یہ لوگ بزبان حال اس کے ظاہر ہونے کے متمنی تھے۔ لیکن جب وہ موعود حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں ظاہر ہو گیا تو انہوں نے نہ صرف اس کا انکار کیا بلکہ اس کی مخالفت پر بھی کمر بستہ ہو گئے۔ اب وہ امامِ کامگار آ کر رخصت بھی ہو چکا ہے اور اس کے بعد منہاج نبوت پر خلافت کا نظام قائم ودائم ہے اور اللہ تعالیٰ اس خلافت کی حقانیت اور برکات دن بدن نہایت زور آور حملوں سے اس طرح ظاہر فرما رہا ہے کہ ایک عالم اس کا گواہ بنتا چلا جا رہا ہے۔ لیکن افسوس کہ یہ لوگ چڑھے ہوئے سورج سے منہ موڑ کر روشنی کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔ چشمہ حیات روحانی پھوٹ پھوٹ کر آبیاریاں کر رہا ہے اور یہ دو بوند پانی کی تلاش میں ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ مسیحا چل کے ان بیماروں کے پاس آیا ہے مگر یہ اس سے آنکھیں چرا رہے ہیں۔

کاش کہ یہ لوگ آتے تو دیکھتے کہ فتوحات کے کتنے ابواب اس زمانے کی خلافت احمدیہ کے ساتھ کھلے ہیں اور کھلتے چلے جا رہے ہیں۔ اخوت کا عالمگیر معاشرہ قائم ہو چکا ہے اور یکجان ہو کر ایک امام کی آواز پر لبیک کہنے والوں کی تعداد کروڑوں سے تجاوز کرتی جا رہی ہے اور خدا تعالیٰ کے افضال اور اس کی خاص نصرتیں موسلا دھار بارشوں کی طرح نازل ہو رہے ہیں۔ ہم آج بھی ان کو وہی صدا دیتے ہیں جو اس زمانے کے امام نے دی تھی کہ ؎

قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادیٔ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل ونہار
ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجامکار

جماعت احمدیہ کبابیر کا جلسہ سالانہ

جون 2009ء میں جماعت احمدیہ کبابیر کا جلسہ سالانہ منعقد ہونا تھا جس پر امیر صاحب کبابیر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیغام اور دعا کے لئے تحریر کیا۔ 12 جون 2009 کے خطبہ جمعہ میں حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے الہام وَسِّعْ مَكَانَكَ پر روشنی ڈالی اور اسی سیاق میں جماعت احمدیہ کبابیر کے جلسہ کا ذکر فرمایا اور قیمتی نصائح فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا (ذیلی عناوین خاکسار نے لگائے ہیں):

جماعت کبابیر کا عمومی ذکر

''آج کبابیر کی جماعت کا جلسہ سالانہ بھی ہو رہا ہے اور فلسطین اور دوسرے ممالک کے احباب بھی اس میں شامل ہو رہے ہیں۔ کبابیر کے امیر صاحب کی خواہش تھی کہ اس جلسہ کی مناسبت سے ان کا بھی خطبہ میں ذکر کروں یا کچھ مختصر پیغام دوں۔ تو بہر حال مختصر ذکر کروں گا اور ان کے لئے پیغام دوں گا۔ وَسِّعْ مَكَانَكَ کا ذکر چل رہا ہے تو کبابیر کی جماعت کا بھی اس ضمن میں ذکر کر دوں کہ یہاں ابتداء میں ہی اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت خوبصورت (۔) بنانے کی توفیق عطا فرمائی تھی اور یہ بہت پرانی (۔) ہے اور بہت خوبصورت جگہ پر واقع ہے اور ہر سیاح کو، آنے والے کو یہ اپنی طرف کھینچتی ہے۔ اس کی تصویریں جو مَیں نے دیکھی ہیں بڑی خوبصورت (۔) نظر آتی ہے اور یہی دیکھنے والے لوگ بتاتے بھی ہیں اور اس ذریعہ سے دعوت الی اللہ کے راستے بھی کھل رہے ہیں۔''

خلافت جوبلی پر ''مسرور سنٹر'' کی تعمیر کا منصوبہ

خلافت جوبلی کے موقعہ پر جماعت احمدیہ کبابیر نے ''مسرور سنٹر'' کے نام سے ایک وسیع تعمیراتی منصوبہ بنایا جس میں ایک بڑا ہال اور ایم ٹی اے کا سٹوڈیو اور دیگر جماعتی ضروریات کے دفاتر وغیرہ شامل ہیں۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:

''خلافت جوبلی کے سال میں وہاں کی جماعت نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اس (۔) کی جو جگہ خالی ہے اس میں ایک وسیع ہال اور دوسری تعمیرات کی جائیں جن کی ضرورت ہے۔ مَیں نے ان کو اس کی اجازت تو دے دی تھی لیکن جو منصوبہ انہوں نے بنایا وہ بہت بڑا بنا لیا۔ جو بظاہر لگتا تھا کہ ان کے وسائل سے بہت زیادہ ہے۔ لیکن یہاں پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کو پورا فرمایا اور امیر صاحب نے مجھے بتایا کہ معجزانہ طور پر منصوبہ اپنی تکمیل کے مراحل پہ پہنچ رہا ہے۔''

ترقی کا راز

حضور انور نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے العَرَبِیّہ کے ذریعہ دنیائے عرب میں دعوت الی اللہ کو بھی بہت زیادہ وسعت دی ہے اور اس میں بھی کبابیر کی جماعت کے افراد کا بہت ہاتھ ہے۔ مختلف طریقوں سے ان کے نوجوان مدد کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح بعض دوسرے عرب ممالک کے احمدی بھی اس میں بڑا اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ لیکن ہمیشہ ہر احمدی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ آپ کی یہ کوشش اور کامیابیاں آپ کی کسی ذاتی صلاحیت کا نتیجہ نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وجہ سے اور حضرت مسیح موعود کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کی وجہ سے اور آنحضرت ﷺ کی آخری زمانے کے امام کے حق میں دعاؤں اور پیشگوئیوں کے پورے ہونے کی وجہ سے ہیں۔''

اہل جلسہ اور تمام عربوں کو نصائح

حضور انور نے تمام عربوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''تمام وہ احمدی جن کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے، تمام وہ عرب احمدی جنہوں نے اپنے عرب ہونے کو بڑائی کا ذریعہ نہیں بنایا بلکہ امام الزمان کی آواز کو سن کر سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کا نمونہ دکھایا ہے یاد رکھیں کہ ایک احمدی اور حقیقی (۔) کا ہر نیا دن اس کے ایمان اور تقویٰ میں ترقی کا دن ہونا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ ہر دن اگر تمہارے اندر ترقی نہیں ہو رہی تو توجہ کرو اور غور کرو اور جائزے لو اور اس ترقی کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعود کے ان الفاظ کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا اور تقویٰ سے رات بسر کی۔ اور یہ تقویٰ میں ترقی ہی ہے جو ان جلسوں کا مقصد ہے۔ پس اس عہد کے ساتھ یہاں سے واپس جائیں کہ ہم نے پاک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کرنی ہیں ان کو زندگیوں کا حصہ بنانا ہے اور تقویٰ میں ترقی کرنی ہے۔ اور اس کے حصول کے لئے جلسے کے یہ جو دن ہیں یہاں گزاریں۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری ترقی دعوت الی اللہ کے ساتھ دعاؤں سے اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی وابستہ ہے۔ پس دعاؤں کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں۔ دعاؤں پر زور دیں اور خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔ تو آپ کی دعائیں آسمانوں میں ارتعاش پیدا کر کے وہ انقلاب لائیں گی جو (۔) اور (۔) کے ہر مخالف کو حضرت محمد رسول اللہ کے قدموں میں لا ڈالے گی۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ مسیح ومہدی کا زمانہ تیر وتفنگ کا زمانہ نہیں ہے۔ بلکہ دعاؤں سے انقلاب لانے کا زمانہ ہے اور یہی آنحضرت ﷺ کے الفاظ یَضَعُ الْحَرْب (صحیح بخاری جلد اول صفحہ 490 کتاب احادیث الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی) سے ہم پر ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عربوں کو دعوت الی اللہ اور تقریر کا خاص ملکہ عطا فرمایا ہوا ہے اگر اپنے پاک نمونوں اور دعاؤں سے اسے سجاتے ہوئے استعمال میں لائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے وسیع تر فضلوں کی بارش اپنے پر برستی دیکھیں گے اور احمدیت یعنی حقیقی (۔) کو عرب دنیا میں پھلتا پھولتا دیکھیں گے۔

پس آج یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم عیسائیوں کی بھی حقیقی نجات کا باعث بنیں اور یہودیوں کو بھی ان کی تاریخ اور تعلیم کے حوالے سے صحیح راستے دکھانے کی کوشش کریں۔ ان کو آنحضرت ﷺ کے قدموں میں لانے کی کوشش کرتے ہوئے ان کی بھلائی کے سامان کریں اور دوسرے مذاہب والوں کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے راستے دکھائیں اور خدا تعالیٰ کو نہ ماننے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچانے کی کوشش کریں۔ یہ بہت بڑا کام ہے جو دنیا کی اصلاح کے لئے مسیح (۔) کے ماننے والوں کے سپرد کیا گیا ہے۔''

اہل کبابیر کو خصوصی خطاب

حضور انور نے اپنے اس خطبہ جمعہ کے آخر میں اہل کبابیر کو ایک اہم فریضہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

''پس اے کبابیر! اور فلسطین کے رہنے والے احمدیو! اس وقت عرب دنیا میں تم سب سے منظّم جماعت ہو۔ اٹھو اور اس زمانے کے امام کے مددگار بنتے ہوئے نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کا نعرہ لگاتے ہوئے اس کے پیغام کو ہر طبقہ تک پہنچانے کے لئے کمر بستہ ہو جاؤ۔ آج (۔) کی بھی نجات اسی میں ہے کہ امام الزمان کو مان لیں......

اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور مجھے بھی اس ذمہ داری کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سب شاملین جلسہ کو حضرت مسیح موعود کی تمام دعاؤں کا وارث بنائے اور یہ جلسہ بے انتہا برکات سمیٹنے والا ثابت ہو اور ہم جلد تمام دنیا پر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے کو لہراتا ہوا دیکھیں۔ آمین''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12/جون 2009ء بمقام بیت الفتوح، لندن)

(الفضل 28 جولائی 2009 صفحہ 6)

نحن انصار اللہ کا نعرہ بلند کریں

جلسہ سالانہ برطانیہ 2009ء کے اختتامی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام دنیا کے احمدیوں کو نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کا نعرہ بلند کرتے ہوئے مسیح موعود کے مشن کی تکمیل کے لئے مستعد ہو جانے کی طرف بلایا، جس کے ذریعہ مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہہ کر ان کے لئے سچے حواریوں کا درجہ پانا ممکن ہو سکے گا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''پس آج یہی کام ہر احمدی کا ہے کہ جب حضرت مسیح موعود پر ایمان لائے ہیں۔ آپ کو اس زمانہ کا امام اور مسیح ومہدی مانا ہے تو نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کا نعرہ لگاتے ہوئے اس مشن کی تکمیل کے

لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہو جائیں اور اس کام کو پورا کرنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لائیں جس کے لئے مسیح (۔) کو خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تھا۔

......پس اس مقصد کے حصول کے لئے خاص کوشش کے ساتھ دعوت الی اللہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر ملک اور ہر شہر اور ہر قصبہ اور ہر گاؤں کے رہنے والے احمدیوں کو خاص پلاننگ کر کے اس کام کو سرانجام دینے کی ضرورت ہے۔ صرف دو چار فیصد تک یہ پیغام پہنچا کر ہم اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش نہیں ہو جاتے۔ دنیا ایک پاک انقلاب چاہتی ہے......

پس اٹھیں ان پاک تبدیلیوں کے ساتھ اپنی سجدہ گاہوں کو تر کرتے ہوئے اس عظیم مقصد کے حصول کیلئے عرش پر ایک ارتعاش پیدا کر دیں۔ خدائی تقدیر نے تو مسیح (۔) کی جماعت کے غلبہ کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔ ہمارا کام ہے کہ اس تقدیر کو اپنی زندگیوں میں پورا ہوتا دیکھنے کے لئے اور اس کا حصہ بننے کے لئے دعاؤں پر، دعاؤں پر اور دعاؤں پر زور دیتے چلے جائیں تا کہ عرش سے ہم یہ آواز سننے والے ہوں کہ اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْب۔ سنو یقیناً اللہ تعالیٰ کی مدد قریب ہے۔ فتح و ظفر کی کلید تم کو ملنے والی ہے۔''

عربوں کو خصوصی طور پر خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جہاں ہر خطہ کے احمدیوں کا نام لے لے کر اس اہم اور بنیادی فرض کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی وہاں عربوں کو بھی خصوصی طور پر نہایت پُر تاثیر کلمات سے اس طرح مخاطب فرمایا:

''پس آج اس مقصد کے حصول کے لئے ایشیا کے احمدیوں کا بھی فرض ہے، یورپ کے احمدیوں کا بھی فرض ہے، امریکہ کے احمدیوں کا بھی فرض ہے، آسٹریلیا کے رہنے والے احمدیوں کا بھی فرض ہے، جزائر کے رہنے والے احمدیوں کا بھی فرض ہے، اور افریقہ کے احمدیوں کا بھی فرض ہے کہ مسیح (۔) اور مہدی معہود کے پیغام کو اپنے ہر شہر، ہر قصبے اور ہر گلی میں پہنچا دیں کہ یہی حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آنا اور آپ کے سچے حواریوں کا حق ادا کرنا ہے۔ ہندوستان اور پاکستان کے احمدیو! تمہارا بھی اوّلین فرض ہے کہ مسیح موعود کے پیغام کو پہنچانے کے لئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اپنی تمام تر استعدادیں بروئے کار لاؤ کہ مسیح موعود وہاں پیدا ہوئے اور وہیں سے اللہ تعالیٰ نے آپ کے مسیح موعود ہونے کا پُر شوکت اعلان کروایا اور اے عرب کے رہنے والے احمدیو! تمہارا ان سب سے زیادہ فرض بنتا ہے کہ تم زبان کے لحاظ سے بھی اور مکان کے لحاظ سے بھی آنحضرتؐ کے قریب ترین ہو، اپنے ہم وطنوں کو بتاؤ کہ آنحضرتؐ نے اپنے مسیح و مہدی کو سلام پہنچانے کا جو ارشاد فرمایا تھا اس کے سب سے اوّل مخاطب تم ہو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ وقت آئے گا جب اکثریت عربوں کی مسیح موعود کی بیعت میں آ کر آپ کے لئے دعائیں کرنے والی ہوگی کیونکہ یہ بھی اس خدا کا الہام ہے جس نے آپ کو مبعوث فرمایا تھا۔ فرمایا ...... یعنی تیرے لئے ابدال شام کے بھی دعا کرتے ہیں اور بندے عرب میں سے بھی دعا کرتے ہیں۔ جنہوں نے مسیح موعود کو مان لیا ہے آج ان پر یہ بھی فرض ہے کہ مسیح (۔) کے مشن کیلئے دعائیں کریں۔ دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں۔ جس کو بھی موقعہ ملے خانہ کعبہ میں جا کر اور مسجد نبوی میں جا کر مسیح موعود کے مقصد کے پورا ہونے کے لئے روئیں اور چلاّئیں۔ مجھے خوشی ہے کہ عربوں میں سے ایک طبقہ حضرت مسیح موعود کا پیغام پہنچانے کے لئے مصروف ہے اور اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس کام میں کبھی روک نہ پڑنے دیں۔ کبھی سست نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی تائیدات بھی آپ کے ساتھ ہیں اور حضرت مسیح موعود کی صداقت کے نشان کے طور پر عرب ممالک میں رہنے والے احمدی جانتے ہیں کہ ایم ٹی اے العربیہ کے مختلف چینل کا چلنا اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ کا دعویٰ سچا ہے جو اللہ تعالیٰ نے نامساعد حالات کے باوجود اس چینل کو جاری رکھا ہوا ہے۔ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کا جو نعرہ آپ نے لگایا ہے اُسے کبھی مرنے نہ دیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کی ایجادات کو بھی ہمارے لئے زیر کر دیا ہے۔ ان سے بھرپور فائدہ اٹھاتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریاں احسن رنگ میں نبھانے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین۔''

(26/ جولائی 2009ء جلسہ سالانہ برطانیہ)

لبیک لبیک کی صدائیں اور نحن انصار اللہ کا نعرہ

یہاں یہ ذکر کرنا مناسب ہوگا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ان پُر تاثیر کلمات نے جلسہ میں بیٹھے ہوئے عربوں کے دلوں کو چھو لیا اور ان میں سے بعض بے اختیار ہو کر دوران خطاب ہی اٹھ کھڑے ہو کر نہایت والہانہ انداز میں لبیک لبیک اور نحن انصار اللہ اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کرنے لگے۔ شروع میں مکرم ایاد عودہ صاحب آف جرمنی کھڑے ہوئے بعد میں ان کے کزن فؤاد عودہ صاحب اور پھر ایاد صاحب کے بھائی مراد عودہ صاحب نے کھڑے ہو کر عربوں کی طرف سے یہ نعرے بلند کئے۔ اس کے ساتھ ہی جلسہ گاہ میں ہر طرف دیوانہ وار فدائیت کے ساتھ نعرہ ہائے تکبیر بلند ہونے لگے اور خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہنے کا یہ ایک عجیب روح پرور منظر ایم ٹی اے نے دنیا کو دکھایا جو دراصل دنیا کے کناروں تک پھیلے ہوئے احمدیوں کے جذبات کی ترجمانی کر رہا تھا۔

مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن محمود صاحب

میری والدہ محترمہ علم بی بی صاحبہ کا ذکر خیر

امی جان کا وجود نیکیوں اور خوبیوں سے عبارت تھا۔ چھوٹی چھوٹی نیکیوں کو بھی خوب سنوار کر اور بڑے ذوق وشوق سے بجالاتی تھیں۔ اپنے عزیز و اقارب اور دیگر ملنے والوں کو بھی یہی نصیحت کیا کرتی تھیں کہ کسی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو کیا معلوم یہی نیکی خدا تعالیٰ کی محبت میں آگے بڑھنے کا باعث بن جائے اور مغفرت کا ذریعہ بھی۔

تربیت اولاد

امی جان نے کسی سکول سے تعلیم حاصل نہ کی تھی۔ تاہم قاعدہ یسرنا القرآن کی وجہ سے وہ اردو کے بعض الفاظ اور فقرے پڑھ لیا کرتی تھیں۔ والد صاحب کی سرکاری ملازمت کی وجہ سے ہم لوگ ایک ایسے گاؤں میں رہتے تھے جہاں کوئی اور احمدی گھرانہ نہیں تھا۔ اس لئے نمازیں گھر میں ہی ادا ہوتی تھیں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب میں دوسری جماعت میں پڑھتا تھا تو ہمارے گھر میں نماز باجماعت کا اہتمام ہوتا تھا۔ امی جان نے میرے لئے ایک سفید شلوار قمیص کا جوڑا صرف اس غرض سے بنوایا تھا کہ نماز کے وقت یہ صاف ستھرے کپڑے پہن کر نماز پڑھنی ہے۔ فجر کی نماز کے بعد ہر روز امی جان اپنی نگرانی میں مجھے اور میری ہمشیرہ کو قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم پڑھاتیں۔ امی جان کا معمول تھا کہ نمازوں کے اوقات خصوصاً نماز فجر سے پہلے ہمیں اور اپنے پوتے پوتیوں کو آواز دے دیتیں۔ میری بھانجیاں اور بھانجے بتاتے ہیں کہ جب کبھی نانی اماں ان کے ہاں گئی ہوتیں وہاں بھی نمازوں کے اوقات سے پہلے بچوں بڑوں سب کو یاددہانی کروا دیتیں۔

سورج غروب ہونے کے بعد بچوں کو اکیلے گھر سے باہر نہ جانے دیتیں۔ مغرب اور عشاء کی نماز کے وقت مجھے تلقین کرتیں کہ جاذب (میرا بیٹا بعمر 12 سال) کو ساتھ لے کر جاؤ اور نماز کے بعد اپنے ساتھ ہی واپس لے کر آنا۔ بچوں کو خلیفہ وقت کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھنے کی تلقین کرتی رہتیں۔ بچوں کو حضور کی خدمت میں خط لکھنے کی طرف مائل کرنے اور عادت ڈالنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا ہوا تھا کہ بچوں سے کہتیں کہ حضور کی خدمت میں میری طرف سے دعا کا خط لکھ دو اور اپنی طرف سے بھی دعا کی درخواست کرو۔ نیز ہر حال میں خلیفہ وقت اور نظام جماعت کی اطاعت کو لازم جانو۔

ذکر الٰہی اور دعاؤں کی عادت

امی جان مجسم دعا تھیں۔ زبان پر ہر وقت ذکر الٰہی اور درود شریف کا ورد جاری رہتا۔ خلیفہ وقت کی طرف سے جن دعاؤں کی تحریک ہوتی خصوصیت کے ساتھ ان کا ورد کرتی رہتیں۔ ان کے پوتے پوتیاں بھی سکول جاتے وقت اور واپسی پر جب ان سے ملتے تو ڈھیروں دعائیں دیتیں۔ پنجوقتہ نمازوں میں بھی بہت دعائیں کرتیں لیکن نماز تہجد میں دعاؤں کا خاص ہی رنگ اور انداز ہوتا۔ ان کی دعاؤں میں خشوع وخضوع اور تضرع غالب ہوتا۔ کسی پریشانی اور مشکل کے وقت میں ان کی دعائیں ہمارے لئے بہت بڑا سہارا تھیں اور ان کی دعاؤں کے صدقے ہماری بہت سی بڑی بڑی تکلیفیں اور پریشانیاں دور ہوئیں۔

ہمارے والد محترم چوہدری محمد طفیل صاحب 1992ء میں وفات پا گئے تھے۔ والد صاحب کی وفات کے بعد میں نے یہ محسوس کیا کہ اب ہماری امی جان ہمارے لئے پہلے سے کہیں زیادہ دعائیں کرتی ہیں۔ آدھی رات کے بعد تہجد کے لئے اٹھ جانا اور نہایت گریہ وزاری کے ساتھ ہم سب کے لئے دعائیں کرتے رہنا ان کا معمول تھا۔

مہمان نوازی

ہمارے والد صاحب کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ میں نے بہت چھوٹی عمر سے دیکھا ہے کہ ہمارے گھر میں روزانہ بیسیوں مہمان آتے تھے۔ ان سب کی خاطر تواضع، مہمان نوازی، گرمیوں میں لسی اور سردیوں میں چائے وغیرہ کا انتظام امی جان بہت ذمہ داری اور بشاشت کے ساتھ سرانجام دیتی تھیں۔ گھر میں مہمان کی آمد کے ساتھ ہی خاطر تواضع کے لئے سرگرم ہو جاتیں۔ مہمانوں کی خدمت خود کرنے میں خوشی محسوس کرتیں۔ گزشتہ چند سالوں سے گھٹنوں کی تکلیف کی وجہ سے چلنا پھرنا تھوڑا مشکل ہو گیا تھا اس لئے

مہمان کے آتے ہی اپنی بہو اور پوتے پوتیوں کو فوراً چائے پانی اور کھانے کے انتظام کا کہتیں۔ خود مہمانوں سے پوچھتی رہتیں کہ بلا تکلف جس چیز کی ضرورت ہو ضرور بتائیں۔ ایک ایک وقت میں والد صاحب کے پاس دس سے بارہ تک شاگرد بھی رہے ہیں جو مستقل کئی کئی ماہ تک ہمارے پاس رہتے تھے۔ ان سب بچوں کا کھانا پینا، رہائش وغیرہ بغیر کسی معاوضے کے ہمارے سپرد تھی اور امی جان نے یہ ذمہ داری نہایت احسن رنگ میں ادا کی۔ امی جان کی وفات کے موقعہ پر گاؤں سے تعزیت کے لئے آنے والے کئی لوگوں نے ذکر کیا کہ ہم جب بھی کبھی ملنے کے لئے آئے ہمیں چائے پانی اور کھانے وغیرہ کے بغیر جانے نہیں دیتی تھیں۔

خدمت خلق اور غریب پروری

والد صاحب بہت ساری دیسی ادویات تیار کروا کر فری تقسیم کروایا کرتے تھے۔ ان ادویات کی تیاری سے تقسیم تک کے بہت سارے مراحل امی جان کی زیرنگرانی تکمیل پاتے تھے۔ ہمارے گاؤں بلکہ اردگرد کے بعض دیہات کے لوگ یہ دوائیاں لینے کے لئے آتے رہتے تھے۔ امی جان بہت خوشی اور مسرت سے یہ خدمت سرانجام دیتی تھیں۔ جب کوئی مریض یہ بتاتا کہ دوائی سے اس کی تکلیف میں کمی ہوئی ہے تو امی جان کی خوشی دیدنی ہوتی تھی۔ ایسے موقعوں پر وہ اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ادا کرتیں۔

غریب اور ضرورت مند لوگوں کی حتی المقدور مدد کرتی رہتیں۔ گاؤں سے جب بھی کوئی غریب عورت ملنے کے لئے آئی تو امی جان نے اسے بصورت نقدی کچھ نہ کچھ امداد ضرور دی۔ رمضان المبارک کے ایام میں خصوصیت سے بعض غریب گھرانوں میں نقدی کی صورت میں تحفہ بھجواتیں۔ گھر میں کام کرنے والی ملازمہ کا بہت خیال رکھتیں اور کپڑوں، جنس یا نقدی کی صورت میں مدد کرتی رہتیں۔ غریبوں کی سچی ہمدرد تھیں۔ ہمارے گھر میں ایک آدمی چھوٹے موٹے گھریلو کاموں کی انجام دہی کے لئے آیا کرتا تھا۔ اس نے بتایا کہ ایک دن میں باغیچے میں کام کر رہا تھا کہ آپ کی امی جان نے آ کر پوچھا کہ تمہیں بھوک لگ گئی ہوگی کچھ کھا پی لو میں نے کہا کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ناشتہ کیا ہے ابھی بھوک نہیں ہے۔ تھوڑی دیر بعد دوبارہ آئیں اور کہنے لگیں کہ اب دھوپ چڑھ گئی ہے۔ پنکھے کے نیچے آ کر آرام کر لو۔ میں آ کر بیٹھا تو مجھے 20 روپے دیئے اور کہنے لگیں کہ بیٹا بازار سے اپنے کھانے کے لئے کچھ لے آؤ۔

بلند ہمتی

امی جان ایک باہمت اور بلند حوصلہ خاتون تھیں۔ نامساعد حالات کا بڑی دلیری سے مقابلہ کیا۔ ہمارے والد صاحب اپنے بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔ اس بناء پر سارے خاندان کی ذمہ داری عملاً ہمارے گھر پر ہی تھی۔ ایسی صورت میں خاتون خانہ کا کردار بڑا اہم ہوتا ہے۔ امی جان نے ہر قدم پر والد صاحب کا ساتھ دیا اور اپنی ضروریات کی پرواہ کئے بغیر خاندان کی ضروریات پوری کرتی رہیں۔ والد صاحب نے میرے ددھیال اور ننھیال دونوں اطراف کے عزیزوں کی آبادکاری میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔ انہیں زمین خرید کردی اور اپنے گھر میں سے پہلے دو حصے رہائش کی خاطر مستقل طور پر دے دیئے۔ امی جان نے دیگر گھریلو ضرورتوں کو پورا کیا۔ ان عزیزوں کے بچوں اور بچیوں کی شادیوں میں اپنی حیثیت اور توفیق سے بھی بڑھ کر مدد کی۔ اپنے گھر کے دو حصے تو قبل ازیں اپنے ان عزیزوں کو دے دیئے تھے، گھر کا وہ حصہ جس میں میں اپنی امی جان اور ابا جان کے ساتھ رہتا تھا وہ بھی اپنے ایک عزیز کی شادی کے بعد جملہ سامان سمیت نئے شادی شدہ جوڑے کو دے دیا اور ہم لوگ صرف پہنے ہوئے کپڑوں میں اپنے آبائی گھر میں آ گئے۔ امی جان نے پوری بشاشت اور خوش دلی کے ساتھ ابا جان کا ساتھ دیا۔

1974ء کے پُرآشوب دور میں بائیکاٹ کے ساتھ ساتھ مخالفت بھی زوروں پر تھی۔ ہمارے ڈیرے پر مخالفین کے اکسانے کے نتیجے میں قریبی گاؤں کے مسلح افراد نے حملہ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے ڈیرہ پر موجود میرے والد صاحب، پھوپھا جان، میرے ایک پھوپھی زاد بھائی اور ہمارے دونوں ملازم محفوظ رہے اور حملہ آوروں کے دو افراد شدید زخمی ہوگئے جس پر حملہ آور ہجوم بھاگ اٹھا۔ بعدہٗ مقدمہ قائم ہوا اور والد صاحب سمیت دیگر افراد کو پندرہ بیس دن جیل جانا پڑا۔ یوں ہمارے خاندان کو اسیر راہ مولا بننے کی سعادت بھی نصیب ہوگئی۔ ان ایام میں امی جان نے سارے گھر اور عزیزوں رشتہ داروں کو سنبھالا۔ ان کی ضرورتوں کا خیال رکھا اور ان حالات کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ ایک لمحے کے لئے بھی پریشانی یا گھبراہٹ کو اپنے پاس پھٹکنے نہیں دیا۔ ہمیں اس بات کے لئے تیار کیا کہ خدا کی خاطر کوئی تکلیف یا پریشانی آئے تو قطعاً گھبرانا یا پریشان نہیں ہونا بلکہ اس بات کو اپنے لئے اعزاز اور انعام سمجھنا ہے۔

ہماری ایک خالہ 1982ء میں وفات پا گئی تھیں۔ خالہ کی شادی چچا کے ساتھ ہوئی تھی۔ بچے چھوٹے چھوٹے تھے۔ امی جان نے ان سب بچوں کو بہت توجہ اور ہمدردی سے پالا۔ ان کا اسی طرح خیال رکھا جس طرح ہمارا خیال رکھتی تھیں۔ ان کی بہترین اور عمدہ تربیت کی اور ان سب کی شادیاں بھی احسن طور پر کروائیں۔ آج وہ سارے بچے اللہ کے فضل واحسان سے جرمنی میں خوشحال ہیں۔ امی جان ہمیشہ اس بات پر خوشی اور مسرت کا اظہار کرتی تھیں کہ انہیں خدا تعالیٰ نے ان یتیم بچوں کی پرورش کی توفیق اور سعادت نصیب کی ہے۔

زیرک اور معاملہ فہم

امی جان اگرچہ پڑھی لکھی خاتون نہ تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں اس خوبی سے نوازا ہوا تھا کہ وہ معاملہ کو بہت جلد سمجھ لیتی تھیں اور اس کا بہترین حل بھی پیش کر دیا کرتی تھیں۔ ان کی رائے بڑی پختہ اور ٹھوس ہوتی تھی۔ میری عادت تھی کہ میں عام طور پر کوئی کام کرنے سے قبل امی جان کو دعا کے لئے کہتا اور مشورہ کرتا تھا اور حتی المقدور ان کے مشورے پر عمل بھی کرتا۔

خلافت احمدیہ سے عقیدت ومحبت

امی جان کو چار خلفائے احمدیت کا بابرکت زمانہ دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ گاؤں میں رہنے کی وجہ سے عام طور پر جلسہ سالانہ اور اجتماع وغیرہ پر ہی ربوہ آنا ہوتا تھا۔ بتایا کرتی تھیں کہ ہر جلسہ پر حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوتا تھا۔ خلافت احمدیہ سے عقیدت ومحبت کا ایک خاص تعلق تھا۔ خلیفہ وقت کی ہر تحریک پر خوشی سے لبیک کہتی تھیں۔ خلیفہ وقت اور نظام جماعت سے محبت اور اطاعت کا جذبہ بے مثال تھا۔ ہمیں ہمیشہ یہ نصیحت کیا کرتی تھیں کہ ہر حال میں خلیفہ وقت اور نظام جماعت کی اطاعت کرنی ہے۔

امی جان کی عادت تھی کہ جمعہ والے دن حضور انور کے خطبہ جمعہ سے بہت پہلے ٹی وی کے سامنے آ کر بیٹھ جاتیں اور پوری توجہ سے خطبہ سنتیں۔ حضور انور کی خدمت میں باقاعدگی سے دعائیہ خط لکھواتیں کہ اللہ تعالیٰ انجام بخیر فرمائے۔ امی جان کی وفات کے بعد میں نے حضور انور کی خدمت میں امی جان کی نماز جنازہ پڑھانے کی درخواست کی جسے پیارے آقا نے ازراہ شفقت واحسان قبول فرماتے ہوئے مورخہ 31 جولائی 2012ء کو بیت الفضل لندن میں نماز جنازہ پڑھائی۔ امی جان خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

احباب جماعت سے بہت ہی عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جہاں میری امی جان کو اپنی رضا اور خوشنودی کی جنتوں میں جگہ دے وہاں مجھے بھی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی سکینت اور طمانیت والی گود میسر ونصیب رہے۔ آمین

غزل

تجھ سے کچھ اِس طرح ہوں وابستہ
روح جیسے بدن میں پیوستہ

دام پھیلا رکھے ہیں کیوں اتنے
طائرِ دل تو آپ ہے پھنستا

پیار کی اک نظر مری قیمت
دیکھ! مَیں کس قدر ہوا سَستا

زیست کی ڈور ٹوٹ بھی جائے
عشق سے پر نہ ہوں گے وارستہ

مقتلِ حسن کو چلا ہوں مَیں
جاں بکف، مستعد، کمر بستہ

ہم نے حق بات کی سرِ محفل
بر محل، بے دریغ، برجستہ

مَیں دوراہے سے تو گزر آیا
اب ہے درپیش مجھ کو چَورستہ

تم ہو رہبر تو پھر مجھے کیا غم
کتنا مشکل ہے عشق کا رستہ!

اِس کو سودائے دشتِ دامن ہے
اشک دل کے نگر نہیں بستا

ہے نشاطِ غمِ وفا بھی عجیب
دل کبھی روتا ہے، کبھی ہنستا

چشمِ گلباز زخم زخم ہوئی
جب سجا اشک اشک گلدستہ

کتنی راتوں کو پائمال کِیا
تب کھلا رازِ عشق سربستہ

میر انجم پرویز

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ سال 2013ء کے لئے داخلہ فارم یکم مئی تا 30 جون 2013ء مدرسۃ الحفظ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ داخلہ فارم مکمل کرنے کے بعد مدرسۃ الحفظ میں جمع کروانے کی آخری تاریخ 25 جولائی 2013ء ہے۔ مقررہ تاریخ کے بعد کوئی فارم وصول نہیں کیا جائے گا۔ نامکمل فارم پر کارروائی ممکن نہیں ہوگی۔ داخلہ فارم حاصل کرنے اور واپس جمع کروانے کا وقت صبح 8 تا 12 بجے ہے۔ تمام احباب سے گزارش ہے کہ مقررہ اوقات میں تشریف لائیں۔

فارم کے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفیکیٹ لف کریں۔

1۔ برتھ سرٹیفیکیٹ کی فوٹو کاپی (انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفیکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے)

2۔ پرائمری پاس سرٹیفیکیٹ کی فوٹو کاپی (انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفیکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے)

نوٹ: فارم پر صدر/امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔

اہلیت:

1۔ امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ 31 جولائی 2013ء تک اس کی عمر بارہ سال سے زائد نہ ہو۔

2۔ امیدوار پرائمری پاس ہو۔

3۔ امیدوار نے قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

انٹرویو:

1۔ ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 17/اگست صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

2۔ بیرون ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 18 اور 19/اگست کو صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

انٹرویو کے لئے امیدواران کی لسٹ مورخہ 15/اگست کو دارالضیافت کے استقبالیہ میں اور مدرسۃ الحفظ کے گیٹ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ تمام امیدواران سے درخواست ہے کہ انٹرویو کے لئے آنے سے قبل اس بات کی تسلی کر لیں کہ ان کا نام لسٹ میں شامل ہے۔ نیز مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔

عارضی لسٹ اور تدریس کا آغاز:

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 21/اگست 2013ء کو صبح 10:00 بجے مدرسۃ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ تدریس کا آغاز مورخہ یکم ستمبر 2013ء سے ہوگا حتمی داخلہ 31 دسمبر 2013ء کے بعد تسلی بخش تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

نوٹ: انٹرویو کیلئے قواعد پر پورا اترنے والے امیدواران کو علیحدہ سے کوئی اطلاع نہیں بھجوائی جائے گی۔

جو احباب اپنے بچوں کو داخل کروانے کے خواہشمند ہیں وہ ابھی سے اپنے بچوں کو روزانہ آدھا پارہ تلاوت کی عادت ڈالیں اور آخری پارے سے حفظ کروانا شروع کروا دیں۔

مدرسۃ الحفظ۔ شکور پارک نزد نصرت جہاں اکیڈمی

ربوہ پوسٹ کوڈ: 35460

فون: 047-6213322

(پرنسپل مدرسۃ الحفظ ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

تقریب آمین

مکرم محمد افضل بٹ صاحب دارالصدر غربی قمر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی بیٹی عطیۃ الباقی نے چار سال 5 ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ مکمل کرنے کی سعادت پائی ہے۔ بچی کی والدہ نے بچی کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پائی۔ اس نے آٹھ ماہ میں قرآن کریم کا دور مکمل کیا۔ مورخہ یکم مارچ 2013ء کو تقریب آمین منعقد ہوئی۔ جس میں بچی کے ماموں مکرم طاہر جمیل احمد صاحب مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ بچی مکرم محمد احسان بٹ صاحب (احسان برقعہ ہاؤس) کی پوتی، مکرم عبدالرحیم بٹ صاحب آف فیصل آباد حال مقیم ربوہ کی نواسی اور حضرت امام الدین سیکھوانی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ بچی کو اپنے کلام کی معرفت و محبت عطا فرمائے اور ہم سب کو بھی قرآن پاک کی تلاوت کرنے اور اس کی تعلیمات کو سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین

جلسہ یوم مسیح موعود

مکرم جاوید اقبال بھٹی صاحب معلم سلسلہ 192 مراد ضلع بہاولپور تحریر کرتے ہیں۔

مجلس 192 مراد ضلع بہاولپور میں جلسہ یوم مسیح موعود کروایا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد سیرت حضرت مسیح موعود پر تقریر ہوئی اور یوم مسیح موعود کے حوالے سے ایک تقریر خاکسار نے کی اور بعد میں مکرم عمران احمد کاہلوں صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔ آخر پر محترم صدر صاحب نے دعا کروائی۔

مجلس 190 مراد میں بھی جلسہ یوم مسیح موعود کروایا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد تقریر محترم گلزار احمد صاحب نگری معلم سلسلہ نے کی اور ایک تقریر خاکسار نے یوم مسیح موعود کے حوالے سے کی۔ اور محترم صدر صاحب 190 مراد نے دعا کروائی۔ دونوں پروگرام میں حاضری 76 تھی۔ اور تین غیر از جماعت بھی شامل ہوئے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جا سکتی ہے

10/اپریل 2013ء

12:35 am	عربی سروس
1:35 am	ان سائیٹ
2:00 am	آؤ کہانی سنیں!
2:30 am	Toowoomba Flower Carnival
3:00 am	سیرت النبیؐ
4:00 am	سوال و جواب
5:05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:30 am	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع
7:35 am	طب و صحت
8:00 am	Toowoomba Flower Carnival
8:30 am	آؤ کہانی سنیں!
9:00 am	سیرت النبی ﷺ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس
11:35 am	الترتیل
12:05 pm	لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع 2010ء
1:05 pm	ریئل ٹاک
2:05 pm	سوال و جواب
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سواحیلی سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس
5:35 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 جون 2007ء
7:05 pm	بنگلہ پروگرام
8:10 pm	فقہی مسائل
8:35 pm	کڈز ٹائم
9:05 pm	فیتھ میٹرز
10:05 pm	میدان عمل کی کہانی
10:40 pm	الترتیل
11:05 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:25 pm	لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع

11/اپریل 2013ء

12:25 am	ریئل ٹاک
1:20 am	فیتھ میٹرز
1:45 am	کڈز ٹائم
2:15 am	میدان عمل کی کہانی
2:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 جون 2007ء
4:00 am	انتخاب سخن
5:05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس
5:50 am	الترتیل
6:20 am	لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع
7:20 am	فقہی مسائل
7:40 am	مشاعرہ
8:45 am	فیتھ میٹرز
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	دورہ حضور انور مغربی افریقہ
1:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:15 pm	پشتو سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 5/اپریل 2013ء
8:05 pm	کسر صلیب
8:45 pm	Maseer-e-Shahindgan
9:15 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:25 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	دورہ حضور انور

☆......☆......☆......☆

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

بقیہ از صفحہ 1 پریس ریلیز

احمدیہ شمس آباد کے صدر ملک مقصود احمد صاحب کے گھر پر حملہ کرنے کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے انتظامیہ کی ناکامی قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کچھ عرصے سے مذہبی انتہا پسند عناصر شمس آباد میں احمدیوں کے خلاف نفرت و بائیکاٹ کی مہم مسلسل چلا رہے ہیں۔ علاقے میں احمدیوں کا سوشل بائیکاٹ ہے۔ اس وقت کوئی دکاندار احمدیوں کو سامان نہیں دیتا۔ نہ کوئی ڈاکٹر یا ڈسپنسر دوائی دیتا ہے۔ بچوں کو سکولوں سے احمدی ہونے کی بنا پر نکالا گیا ہے۔ راستے بند کئے گئے ہیں یہاں تک کہ پانی سے بھی روکا جا رہا ہے۔ یہ سارے معاملات مقامی انتظامیہ کے علم میں ہیں۔ مگر سرکاری انتظامیہ پُر امن احمدیوں کو قانون کا تحفظ فراہم کرنے کی بجائے انتہا پسند عناصر کے سامنے جھک جانے میں عافیت محسوس کر رہی ہے جو امن وامان نافذ کرنے والے اداروں کی کھلی ناکامی ہے۔ انہوں نے کہا کہ منظم انداز میں ملک مقصود احمد صاحب کے گھر پر حملہ پاکستانی معاشرے میں بڑھتی ہوئی انتہا پسندی اور عدم برداشت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ مکرم سلیم الدین صاحب نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ انتظامیہ کو ہدایت کی جائے کہ وہ احمدیوں کے جان ومال اور ان کی مذہبی آزادی کا تحفظ یقینی بنائے اور ملک مقصود احمد صاحب کے گھر پر حملہ کرنے والے شرپسند عناصر کو گرفتار کر کے قانون کے مطابق سخت سزا دی جائے۔

تعطیل

مورخہ 30 مارچ 2013ء کو روزنامہ الفضل شائع نہ ہوگا۔ احباب کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

بازیافتہ SIM

مکرم مبشر احمد عابد صاحب مربی سلسلہ دفتر تربیت نو مبائعین تحریر کرتے ہیں کہ ایک عدد انٹرنیشنل SIM جو لندن کے کسی موبائل کمپنی کی ہے سڑک سے گری پڑی ملی ہے جن صاحب کی ہو نشانی بتا کر وصول کر لیں۔

0335-1069332-0334-6360492

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم محمد رفیع صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع راجن پور، ڈیرہ غازیخان کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت وار اکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔ اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی بھجوایا جا رہا ہے۔ مہربانی کر کے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کر کے اخبار الفضل جاری رکھا جا سکے۔ ادارہ کو منی آرڈر ارسال کرتے وقت بھی خیال رہے کہ منی آرڈر خاکسار کے نام ہو۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 29۔ مارچ

طلوع فجر	4:35
طلوع آفتاب	5:59
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	6:27

فوری ضرورت

ایک مختصر اور ضرورت مند فیملی کی ضرورت ہے جس کیلئے رہائش تمام سہولیات کے ساتھ موجود ہے۔ خواہشمند افراد درج ذیل فون پر رابطہ کریں۔ 6214624

خواتین اور بچیوں کے مخصوص امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک۔ ربوہ فون 0344-7801578

الصادق اکیڈمی بوائز دارالصدر جنوبی
کلاس 6th تا 9th داخلہ جاری
الصادق اکیڈمی جماعتی تعلیمی اداروں کے شانہ بشانہ پچھلے 25 سال سے اہالیان ربوہ کی تعلیمی میدان میں خدمت میں پیش پیش
● فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ
● چند اساتذہ کی آسامیاں خالی ہیں
پرنسپل الصادق بوائز نزد مریم ہسپتال ربوہ 0476214399

اب ایک قدم اور آگے
All Top Brand
www.sahibjee.com
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ +92-47-6212310

قابل اعتماد مفید و مجرب ادویہ

زوجام عشق	1500/-	شباب آور موتی	700/-
زوجام عشق خاص	9000/-	معجون فلاسفہ	120/-
نواب شاہی	9000/-	حب ہمزاد	100/-
سونے چاندی گولیاں	900/-	تریاق مثانہ	300/-

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434,6211434

مکان برائے فروخت
ربوہ کے بالکل وسط میں دارالصدر جنوبی ربوہ بالمقابل ایوان محمود مکان 3/13 برائے فروخت ہے
رابطہ: انس احمد ابڑو حال لندن
فون: 0044-7917275766
(ڈیلر حضرات سے معذرت)

اشفاق سائیکل سٹور
ہمارے پاس انٹرنیشنل معیار کے مطابق ہر قسم کی سائیکل ورائٹی موجود ہے۔
جو نام ہے اعتماد کا
فون: 047-6213652
موبائل: 0333-6704046
(ربوہ کا سب سے سستا سائیکل سٹور)
طالب دعا: شیخ اشفاق احمد
شیخ نوید احمد
کالج روڈ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
الشیخ رینٹ اے کار
مناسب ریٹ پر کار کرایہ کے لئے دستیاب ہے
شیخ نوید احمد 0333-6704046

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580
starjewellers@ymail.com

بوتیک ہی بوتیک
اٹھوال فیبرکس
فینسی ورائٹی کا مرکز
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: الطاف احمد 0333-7231544

FR-10

For Genuine TOYOTA Parts
AL-FURQAN
MOTORS PVT LIMITED
Ph:
021-2724606
2724609
47- Tibet Centre
M.A. Jinnah Road,
KARACHI
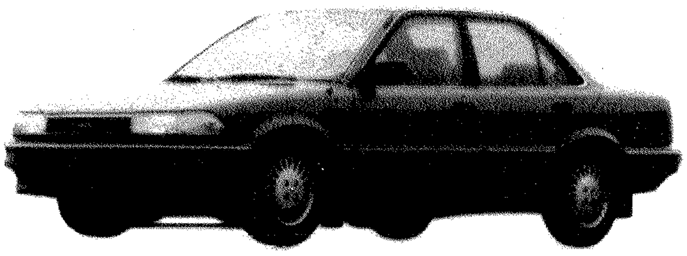
TOYOTA, DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
فون نمبر 021-2724606
2724609
47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3